بچے کا نام "محمد عبید" رکھنا

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3491

تاریخ اجراء: 21 رجب المرجب 1446ھ / 22 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جب کسی کا بچہ بیمار رہتا ہو تو یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کا نام بھاری ہے نام بدل دیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟ جیسے کسی کا نام محمد عبید ہو اور وہ بیمار رہتا ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

یہ ذہن نشین ہونا چاہیے کہ نام اچھا ہو یا برا اس کا شخصیت پر اثر ہوتا ہے، اچھا نام ہو گا تو اچھا اثر ہو گا برا ہوا تو برا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کا برا نام ملاحظہ فرماتے تو اسے تبدیل کر کے اچھا نام رکھتے۔ لہذا بچے کا اچھا نام رکھنا چاہیے اور نیک لوگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب بھی حدیث پاک میں موجود ہے، اب اگر بچے کا ایسا ہی نام رکھا ہے یعنی وہ نام نیک لوگوں کے ناموں میں سے کسی نام پر ہے، یا ایسا تو نہیں مگر اس کا معنی اچھا ہے تو وہ نام درست ہے، اس کی وجہ سے بچہ بیمار نہیں ہوتا، اگر ایسے اچھے نام کے ہوتے ہوئے لوگ یہ کہیں کہ نام بھاری ہے تو یہ ان کی غلطی ہے۔

جہاں تک سوال میں مذکور نام "محمد عبید" کی بات ہے تو یقینا محمد نام تو بہت ہی بابرکت اور فضیلت والا ہے، اور ظاہر یہی ہے کہ نام محمد کے احادیث میں مذکور فضائل تنہا نام محمد رکھنے کے ہیں، اس لیے بہتر یہ ہے کہ اولا صرف نام محمد رکھا جائے اور اس کے بعد پھر پکارنے کے لیے کسی نیک و صالح شخصیت کے نام پر نام رکھ لیا جائے لیکن نام عبید کے شروع میں لفظ محمد نہیں لگانا چاہیے کیونکہ عبید، عبد کی تصغیر ہے، جس کا معنی ہے "چھوٹا بندہ، چھوٹا غلام۔" اور ایسے نام کے شروع میں لفظ محمد لگانا درست نہیں۔

صحیح بخاری میں ہے: "عن ابن المسيب، عن أبيه: أن أباه جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: «ما اسمك» قال: حزن، قال: «أنت سهل» قال: لا أغير اسما سمانيه أبي قال ابن المسيب: «فما زالت

الحزونة فینا بعد» "ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ میرے دادا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزن۔ فرمایا: "تم سہل ہو۔" انہوں نے جواب دیا: جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنھما کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب اسم الحزن، جلد 08، صفحہ 43، دار طوق النجاۃ)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ☆ "حَزْن" "ح" کے فتحہ سے سخت زمین اور سخت دل انسان۔ "حُزْن" "ح" کے پیش سے رنج و غم۔ "سَہْل" "سین" کے فتحہ "ہ" کے سکون سے، نرم زمین اور نرم دل انسان۔ آسانی و نرمی کو بھی "سہل" کہتے ہیں، چونکہ حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) نے تبدیلی نام کا مشورہ دیا۔ ☆ خیال رہے کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کا مشورہ تھا اَمر (یعنی حکم) نہ تھا۔ اس لیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) نے کچھ ارشاد نہ فرمایا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کا مشورہ قبول کرنا مستحب ہے واجِب نہیں، لہٰذا اس عَرض پر اعتراض نہیں۔ ☆ حزن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں اور مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے سعید بن مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنھما) ہیں، سعید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باقی رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا بُرا اثر ہوتا ہے اور کبھی ایک شخص کی غلطی سے پورے خاندان پر بُرا اثر ہوتا ہے۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 06، صفحہ 424، 425، مطبوعہ: لاہور)

جہان مفتی اعظم ہند میں ہے "سراج العارفین حضرت علامہ مولانا غلام آسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے اپنے نام کے شروع میں برکت کے لیے لفظ محمد شامل کر لیا تھا۔ اس پر سیدی حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تنبیہ فرمائی کہ یہاں اسم رسالت نہیں ہونا چاہیے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ میں نے فوراً عرض کیا کہ حضور پھر محمد عبد الحئی کا کیا حکم ہو گا۔ اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا، کجا عبد الحی و کجا غلام آسی؟ علامہ فرماتے ہیں، یہ جواب سن کر میں حیرت زدہ رہ گیا اور حضرت کے تفقہ فی الدین کی عظمت دل میں خوب خوب رچ بس گئی۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے اپنے ارشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شروع میں لفظ محمد لایا جائے، اگر اس نام کا اطلاق لفظ "محمد" پر درست ہو تو وہاں لفظ "محمد" لانا درست ہو گا، اور اگر نام کا اطلاق لفظ "محمد" پر درست نہ ہو تو وہاں لفظ "محمد" شروع میں لانا درست نہ ہو گا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عبد الحی ہیں لہذا محمد عبد الحی کہنا درست ہے لیکن غلام آسی نہیں ہیں، اس لیے محمد غلام آسی کہنا نا مناسب ہے۔" (جہان مفتی اعظم ہند، ص451،452، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net